21401 ـ مالدار لوگ کافر حکومت کی جانب سے فقراء کے لیے مخصوص کردہ اشیاء حاصل کر لیتے ہیں

سوال

یونائیٹڈ سٹیٹ امریکہ میں کچھ مسلمان اشخاص غذائی کوپن حاصل کرتے ہیں، یہ کوپن حکومت فقراء کو دیتی ہے جن کے پاس کافی رقم نہیں ہوتی، یہ (مالدار) لوگ بنکوں میں اپنی رقم کی معلومات مخفی رکھتے ہیں تا کہ وہ ان کوپن کے مستحق بن سکیں، جب میں انہیں نصیحت کرتا ہوں تو جواب میں کہتے ہیں کہ یہ حرام نہیں کیونکہ ہم کسی اسلامی ملك سے تعاون حاصل تو نہیں کرتے، کیا یہ صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

شرعی عذر کے بغیر اور شرعی شروط کے ساتھ آپ کا کافر ملك میں بسنا جائز نہیں، اس کا بیان کئی ایك بار ہو چکا ہے، اس کی تفصیل جاننے کے لیے آپ سوال نمبر (12866) اور (6154) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم:

مستحقین کے علاوہ کسی اور کو یہ کوپن حاصل کرنے حلال نہیں، چاہے دینے والا ملك مسلمان ہو یا کافر ملك، کیونکہ اس حالت میں یہ کوپن حاصل کرنے والا کاذب اور جھوٹے کے حکم میں داخل ہوتا ہے، اور اللہ تعالی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جھوٹ اور کذب بیانی حرام کی ہے.

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" منافق کی تین علامتیں اور نشانیاں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو امانت میں خیانت کرے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (33) صحیح مسلم حدیث نمبر(59).

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" يقينا سچائى اور صدق نيكى كى طرف لے جاتى ہے، اور نيكى جنت كى راہنمائى كرتى ہے، اور يقينا ايك شخص سچ بولتا رہتا ہے حتى كہ وہ صديق بن جاتا ہے، اور يقينا كذب بيانى اور جھوٹ فجور كى طرف لے جاتا ہے، اور بے شك فجور آگ كى طرف راہنمائى كرتا ہے، يقينا ايك شخص جھوٹ بولتا اور كذب بيانى كرتا رہتا ہے حتى كہ اللہ تعالى كے ہاں وہ جھوٹا اور كذاب لكھ ديا جاتا ہے"

صحيح بخارى حديث نمبر (5743) صحيح مسلم حديث نمبر (2607)

اور اسى طرح يہ لوگوں كا ناحق مال كھانا بھى ہے:

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور تم اپنا مال آپس ميں باطل اور ناحق نہ كھايا كرو البقرۃ (188).

اور كسى بھى مسلمان شخص كے ليے جائز نہيں كہ وہ بغير كسى ضرورت كے لوگوں سے ان كا مال مانگتا پھرے، جبكہ وہ محتاج بھى نہ ہو ، امام مسلم رحمہ اللہ تعالى نے صحيح مسلم شريف ميں حديث بيان كى ہے كہ:

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس نے مال زيادہ كرنے كے ليے لوگوں سے ان كا مال مانگا، تو وہ انگارے مانگ رہا ہے، لھذا وہ چاہے تو اسے كم كر لے يا پھر زيادہ كرتا رہے"

معنى يہ ہے كہ: اس نے بغير كسى محتاجگى كے صرف زيادہ مال جمع كرنے كے ليے لوگوں سے مانگا. يہ حافظ كا قول ہے.

سوم:

مسلمانوں كو چاہيے كہ وہ ان بدترين قسم كے افعال سے اجتناب كريں، يہ افعال ايسے ہيں جو صرف ان كے اپنے ليے ہى برے نہيں بلكہ يہ تو ان كے دين كے ساتھ اچھا برتاؤ نہيں كرتے، تو اس طرح كفار كے ليے ان كے يہ فعل دين اسلام ميں طعن و تشنيع كرنے كا باعث بنيں گے، اور دين كى مخالفت كا سبب بھى.

حالانكہ اللہ سبحانہ وتعالى نے تو ان فقراء اور مساكين قسم كے لوگوں كى تعريف بيان كى ہے جو لوگوں سے سوال نہيں كرتے اور لوگوں سے مال طلب نہيں كرتے.

فرمان بارى تعالى ہے:

صدقات کے مستحق صرف وہ غرباء ہیں جو اللہ تعالی کی راہ میں روک دیے گئے ہیں، جو زمین میں چل پھر نہیں سکتے، نادان لوگ ان کی بے سوالی کی وجہ سے انہیں مال دار خیال کرتے ہیں، آپ ان کے چہرے دیکھ کر قیافہ سے انہیں پہچان لیں گے، وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے، تم جو کچھ مال خرچ کرو تو اللہ تعالی اس کو جاننے والا ہے البقرۃ (273).

تو پھر اس شخص کیا حال ہو گا جو نہ تو فقیر ہے اور نہ ہی محتاج اور ضرورتمند لیکن اس کے باوجود لوگوں سے مانگتا پھرے، تو کیا وہ قابل تعریف اور مدح کے قابل ہے ؟

واللہ اعلم .